درس حدیث

مولانا یحییٰ نعمانی

نیکی کے بے شمار راستے

(۲)

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر انسان کے ۳۶۰ جوڑ ہوتے ہیں۔(اس کے اوپر ہر جوڑ کی طرف سے فدیہ لازم ہوتا ہے) جس نے اتنی تعداد میں (نیکیاں کیں) اللہ اکبر، الحمدللہ، لاالہ اللہ، استغفراللہ کہا، یا لوگوں کے راستہ میں سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی وغیرہ ہٹادی، یا اچھائی کا حکم دیا اور برائی سے روکا، تو اس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔ اور اپنی جان کا فدیہ ادا کردیا''۔ (صحیح مسلم)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مسجد آتا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہر مرتبہ آنے پر اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار کراتا ہے''۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

جماعت کی نماز کا یہی بدلہ کیا کم ہے کہ ایک نماز کا ۲۵ گنا یا ۲۷ گنا ثواب دربار کریمی سے عطا فرمایا جاتا ہے، مزید یہ نوازش وبخشش کہ عیش کدۂ جنت میں ہر مرتبہ کی آمد ورفت پر ایک محل امر خداوندی سے تیار کیا جاتا ہے۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ بندے جنہیں مسجد کی آمد ورفت نصیب ہے۔

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان وضو کرتے ہوئے چہرہ دھوتا ہے تو اس کی آنکھوں کے گناہ دُھل جاتے ہیں، جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ گر جاتے ہیں۔ جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ بھی پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وضو کے بعد وہ گناہوں سے پاک صاف ہوکر اٹھتا ہے''۔ (صحیح مسلم)

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ نمازوں سے معاف ہوجاتے ہیں، اسی طرح جمعہ کی نماز سے ہفتہ بھر کے، اور رمضان سے سال بھر کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ بڑے گناہوں سے بچا جائے''۔ (صحیح مسلم)

اس سلسلۂ درس حدیث میں گزرچکا ہے کہ مختلف احادیث (جن میں سے ایک یہ حدیث بھی ہے) اور قرآن مجید کی روشنی میں علماء کرام نے یہ سمجھا ہے کہ بڑے بڑے اور سنگین گناہوں کی معافی کا قانون تو یہ ہے کہ وہ توبہ سے ہی معاف ہوں گے، اور توبہ واستغفار کے ذریعہ ان کی معافی کا یقینی وعدہ ہے، نیک اعمال نماز، روزہ، وضو وغیرہ سے چھوٹے چھوٹے گناہ اور غلطیاں معاف ہوں گی۔ بندۂ مومن کے لیے اس اصول سے بھی کوئی پریشانی اور تنگی نہیں ہے۔ وہ کون سا ایمان والا بندہ ہوگا جو وقتاً فوقتاً اپنے گناہوں کی اللہ سے معافی نہ مانگتا ہوگا۔ اللہ کے رسول ﷺ کے ذریعہ جو ایمانی زندگی ہم کو بتلائی اور

سکھائی گئی ہے، اس مرتبہ قدم قدم پر اور ہر موقع پر اس طرح استغفار کی تعلیم ہے کہ اس تعلیم سے کوئی بالکل ہی بیگانہ ہوگا، اور نہایت آخری درجہ کمزور وایمان والا ہی ہوگا جو اللہ سے استغفار کرکے معافی نہ مانگتا ہوگا۔

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہیں بتاؤں اللہ کس عمل سے گناہ معاف کرتا ہے اور درجات میں بلندی عطا فرماتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ضرور، اللہ کے رسول۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پریشانی کے باوجود اہتمام سے وضو کیا جائے۔ مسجدوں کو دوری کے باوجود جایا جائے اور کثرت سے جایا جائے، نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کیا جائے، یہی ''رباط'' ہے''۔ (صحیح مسلم)

آنحضرت ﷺ نے ان نیکیوں کی عظمت واہمیت اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی قدر و قیمت کے اظہار کے لیے یہ اہتمام فرمایا ہے کہ اپنے مخصوص تعلیمی طریقہ کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسے اعمال بتلاؤں جو اللہ کو اس درجہ محبوب ہیں کہ ان سے راضی ہوکر وہ بندے کی غلطیاں معاف فرماتا اور مزید اپنے یہاں سے اس کے مراتب و درجات بلند فرماتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس طرح ہمہ تن گوں ہوکر متوجہ ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے بتلایا کہ بظاہر یہ چھوٹے چھوٹے نظر آنے والے اعمال یعنی سردی اور زحمت کے باوجود وضو اہتمام کے ساتھ کیا جائے، مسجد بکثرت جایا جائے اور نماز سے ایسا تعلق خاطر ہو کہ ایک نماز کے بعد دوسری کا خیال رہے۔ اسلامی زندگی میں نماز، وضو اور مسجد کی یہی اہمیت ہے۔ اسے کے بعد آپ ﷺ ارشاد فرمایا کہ یہ عمل ہی ''رباط'' کا عمل ہے۔ ''رباط'' کا مطلب ہے سرحد پر دشمن کے مقابلے میں ہمہ وقتی صفہ بندی۔ گویا آپ ﷺ نے ان اعمال کو جہاد میں شرکت ہی نہیں صف بندی کے برابر ثواب والا عمل بتلایا ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ اس طرح نماز وضو اور مسجد کی پابندی کرنے والا شیطانی حملوں کے سامنے اپنے اعمال سے صف بندی کردیتا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی شخص مرض یا سفر کی وجہ سے اپنے معمول کے نفل اعمال سے معذور ہوجائے اس وقت بھی اللہ تعالیٰ اس کے قیام وصحت کے اعمال کے بقدر اس کا ثواب لکھ لیتے ہیں''۔ (صحیح بخاری)

(۷) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ براہِ راست گفتگو فرمائے گا۔ اس وقت دائیں بائیں ہر طرف صرف اپنے اعمال ہی ہوں گے (اور کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا) اور سامنے جہنم ہوگی۔ لہذا جہنم سے بچنے کی کوشش کرو چاہے آدھی کھجور ہی صدقہ کرو۔ اور اگر کوئی صدقہ کرنے کے لیے آدھی کھجور بھی نہ پائے تو زبان سے ہی اچھی بات کہے''۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

صدقہ اللہ کے غضب کی آگ بجھانے والا عمل ہے۔ اس حدیث میں آپ ﷺ توجہ دلائی ہے کہ معمولی صدقہ بھی اللہ کے غضب اور اس کی پکڑ سے بچاتا ہے۔ لہذا ہر ایک انسان صدقہ کرتا رہا کرے۔ کوئی اپنے آپ کو غریب سمجھ کر اس کی نیکی سے محروم نہ رہے۔